اشرف صبوحی

(1905ء تا 1990ء)

پرستان کی شہزادی

تدریسی مقاصد

www.office.com.pk

- طلبہ کو اُردو داستان سے آگاہ کرنا۔
- داستان کے خیالی ماحول کو موجودہ دور سے ہم آہنگ کرنا۔
- طلبہ کو روزمرہ اور محاوروں سے روشناس کروانا۔
- مختلف قسم کے نثرپاروں کے ذریعے سے طلبہ کی لسانی صلاحیت کو اجاگر کرنا۔
- طلبہ کو تخیل اور حقیقت کے مابین فرق سے آگاہ کرنا۔
- دِلّی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے روزمرہ اور محاوروں سے واقفیت کروانا۔
- اشرف صبوحی کی طرزِ تحریر سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو تشبیہ اور ارکانِ تشبیہ سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو ذومعنی الفاظ کے بارے میں بتانا اور اس کی مشق کروانا۔
- اشرف صبوحی کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کرنا۔

http://www.office.com.pk

مصنف کے حالاتِ زندگی

نام: ولی اشرف، **ولدیت:** سید علی اشرف، **تاریخ پیدائش:** 1905ء

جائے پیدائش: دہلی

تعلیم: ولی اشرف نے ابتدائی تعلیم اپنے پھوپھا بشیر احمد دہلوی سے حاصل کی جو معروف ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد کے بیٹے تھے۔ انھوں نے اینگلو عربک سکول دہلی سے انٹر کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد وہ لاہور آ گئے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل

اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔

23 سال کی عمر میں یکم اپریل 1928ء کو انھوں نے ڈاک خانے میں ملازمت شروع کی۔ اپنے پھوپھا بشیر احمد دہلوی کو دیکھ کر خود ان میں بھی ادبی ذوق پیدا ہوا۔ طبیعت بچپن ہی سے شعر کہنے کی طرف مائل تھی۔ اچھے شعر کہتے تھے۔ ولی اشرف ''صبوحی'' تخلص کرتے تھے۔ اپنی ملازمت کے ایک سال بعد انھوں نے دہلی سے ایک رسالے کا اجرا کیا جس کا نام ''ارمغان'' تھا۔ جب 1947ء میں پاکستان بنا تو آپ بھی ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ پاکستان آ کر بھی آپ نے ڈاک خانے میں ہی ملازمت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف مضامین بھی لکھتے رہے۔ انھوں نے 36 سال تک ڈاک خانے میں ملازمت کی۔ جب وہ اپنی خدمات سے سبکدوش ہوئے تو حکیم محمد سعید نے انھیں افسرِ تقریبات مقرر کیا۔ حکیم محمد سعید ''ہمدرد دواخانہ'' کے بانی تھے۔ وہ ''شامِ ہمدرد'' کے نام سے ادبی محفل بھی کرواتے تھے۔ ولی اشرف صبوحی بڑی دیر تک ''شامِ ہمدرد'' کا انتظام کرتے رہے۔

زیادہ کام کرنے کی وجہ سے ان کی نظر کافی کمزور ہو گئی تھی۔ آہستہ آہستہ بینائی بالکل زائل ہو گئی۔ ایسے میں وہ اپنے فرائضِ منصبی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لیے وہ گھر کے ہو رہے۔

تصانیف: اشرف صبوحی کی پہلی کتاب کا نام ''دلی کی چند عجیب ہستیاں'' ہے۔ یہ کتاب 1943ء میں شائع ہوئی۔ اس کے ایک سال بعد 1944ء میں ان کی دوسری کتاب ''جھروکے'' شائع ہوئی۔

وفات: بینائی کے زائل ہونے کے بعد اشرف صبوحی کو گھر بیٹھنا پڑا۔ ان دنوں وہ کراچی میں مقیم تھے۔ کراچی ہی میں انھوں نے 22 اپریل 1990ء کو وفات پائی۔ اس عیسوی تاریخ کو اسلامی مہینے رمضان المبارک کی 27ویں تاریخ تھی۔ انھیں کراچی ہی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

http://www.office.com.pk

مرکزی خیال

یہ ایک تخیلی داستان ہے۔ یہ داستان ایک سیدانی کے گرد گھومتی ہے جسے جن اٹھا کر پرستان لے گئے تھے۔ اصل میں یہ داستان انسانی سوچ کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے کہ انسان فطری طور پر ایک ایسے ماحول کا متمنی ہے جہاں اس کی خواہشات بغیر کسی رکاوٹ کے پوری ہوتی رہیں۔ اسے کام نہ کرنا پڑے مگر وہ ایسے ماحول سے جلد ہی اکتا بھی جاتا ہے اور اس ماحول سے فرار بھی چاہتا ہے۔

اہم نکات

- سیدانی بی کی شہرت
- جوانی میں بیوگی
- میر صاحب کے گھر رہائش
- بچوں کا کہانی سننا
- پالکی کی سواری
- بکر گدھے کے درشن
- پرستان کا ماحول
- بادشاہ اور بادشاہ بیگم
- دن رات ایک سا ماحول
- پرستان کے کھانے
- پرستان کی چیزیں
- سیدانی کی واپسی
- انعام و اکرام کا ملنا
- ہیرے جواہرات پھینکنے کا پچھتاوا

خلاصہ

سیدانی بی کا ایک وقت میں بڑا دور دورہ تھا۔ شہر بھر میں اس جیسی سلائی کوئی دوسرا نہیں کرتا تھا۔ شہر میں جہاں کہیں بھی کسی نواب یا امیر آدمی کی بیٹی کی شادی ہوتی تو جہیز کے جوڑے ٹانکنے کے لیے سیدانی بی کو ہی بُلایا جاتا مگر بڑھاپے میں بڑی بی کو سہارا دینے والا کوئی نہیں تھا۔ ایسے میں پڑوس کی ایک بیوی نے ترس کھا کر انھیں اپنے ساتھ رکھ لیا۔

سیدانی بی جوانی میں ہی بیوہ ہوگئی تھیں۔ انھوں نے مغلانی کا پیشہ اختیار کر کے

http://www.office.com.pk

اپنا رنڈاپا گزارا۔ جوانی میں خوب دولت کمائی لیکن سنبھال کر نہ رکھی۔ یہی وجہ تھی کہ بڑھاپے میں تنگ دست ہو گئیں۔

میر صاحب کے گھر والے سیدانی بی کو مہمان سمجھتے تھے لیکن مفت کی روٹیاں کھانا سیدانی بی کو گوارا ہی نہ تھا۔ اس کے بدلے وہ بچوں کو قرآن شریف پڑھاتیں اور گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتی تھیں۔ مشہور تھا کہ سیدانی بی پرستان سے بھی ہو آئی ہیں۔ وہاں کے بادشاہ نے اپنی بیٹی کا جہیز ٹانکنے کے لیے اُسے پرستان بلایا تھا۔

سردیوں کی رات تھی۔ سب گھر والے لحافوں میں دُبکے آگ کے گرد بیٹھے تھے کہ انھوں نے سیدانی بی سے پرستان کی سیر کا حال پوچھنا شروع کر دیا۔ سیدانی بولی ''میں آج تم کو اپنی بیتی سناتی ہوں۔'' نواب اعظم الدولہ کی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں مَیں روزانہ اُن کے گھر جاتی۔ ایک دن میرا اُن کے گھر جانے کو جی نہ چاہا۔ میں نے جانا موقوف کیا اور اپنی باورچن بڑی بی سے اپنا پسندیدہ بونٹ پلاؤ پکوایا۔ اتنے میں کسی نے باہر سے آواز دی ''سیدانی بی کو سرکار نے یاد کیا ہے۔'' میں جیسے بیٹھی تھی ویسے ہی سفید چادر سر پر ڈال کر پالکی پر سوار ہو گئی۔ کچھ دیر بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں خانم بازار کی بجائے کسی جنگل میں ہوں۔ میں نے ڈر کے مارے پوچھا کہ کہارو! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ ایسے میں ایک بے ڈھنگی شکل کا آدمی کہ جس کا منھ بکرے کی طرح اور ٹانگیں گدھے کی طرح تھیں، آیا اور کہنے لگا ''پریشان مت ہو ہمارے بادشاہ نے آپ کو بُلایا ہے۔ وہ سامنے ہمارے بادشاہ کا محل ہے۔'' واقعی پالکی ایک عالی شان دروازے پر کھڑی تھی۔ یہاں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی مگر روشنی پھیلانے کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

اتنے میں ایک پری آئی اور کہا ''بادشاہ اور بیگم بادشاہ تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔'' میں پالکی سے اُتر کر اِس کے ساتھ آگے بڑھی۔ اندر ہزاروں پریاں تھیں۔ ایک باغ تھا جس کا ہر درخت سونے چاندی اور زمرد کا تھا۔ چلتے چلتے ہم ایک سجی سجائی بارہ دری میں پہنچے۔ نمگیرے کے نیچے یاقوت کے تخت پر بادشاہ، بادشاہ بیگم اور ایک چودہ پندرہ برس کی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کی پوشاکیں بہت خوب صورت تھیں۔ میں بہت ڈری مگر بادشاہ نے کہا کہ ڈرو نہیں ہم سیدوں کی بہت عزت کرتے ہیں۔ میں دل میں

http://www.office.com.pk

خوش ہوئی کہ یہ لوگ مسلمان ہیں۔ اتنے میں خاصہ چُنا گیا لیکن نہ روٹی تھی اور نہ سالن بلکہ ایک ایک بالشت کے پودے پھلوں اور پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔ یہی پرستان کا کھانا تھا۔ ایک پھل توڑ کر منھ میں رکھو اور جس کھانے کا خیال دل میں لاؤ وہی مزہ آئے۔ توڑے ہوئے پھل کی جگہ فوراً نیا پھل نکل آتا۔ پانی کا خیال کیا تو یاقوت کا گلاس خود بخود منھ سے آ کر لگ گیا۔ درختوں کے پتے ایسے جیسے خوش بو دار پان۔ میں نے ایسا پان ساری زندگی نہیں کھایا تھا۔

پھر شہزادی کے کپڑے لائے گئے۔ کپڑے ایسے خوب صورت کہ دید نہ شنید۔ میں نے کہا ''آج سو جاؤں، صبح کام شروع کروں گی۔'' بادشاہ بیگم نے کہا ''پرستان میں دن رات نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی موسم رہتا ہے۔'' واقعی میری آنکھوں میں نیند نہیں تھی اور نہ ہی تھکاوٹ کا احساس تھا۔ میں کام میں مصروف ہو گئی۔ میں جلدی جلدی کام نپٹا کر گھر جانے کا سوچ رہی تھی۔ میں نے ایک جوڑا تیار کیا تو ہر طرف واہ وا ہو گئی۔ اب کیا تھا، میرے ہاتھ پاؤں تیز ہو گئے اور دنوں کا کام گھڑیوں میں ہونے لگا۔ پرستان میں وقت کا احساس ہی نہ تھا۔ اگر میں اپنے ہاں اتنا کام کرتی تو کم از کم ایک سال کا عرصہ لگ جاتا۔ مجھے پرستان میں بھی اپنا کھنڈر گھر نہیں بھولا تھا۔ میں وہاں سے آنے لگی تو بادشاہ نے کہا ''شہزادی کی شادی دیکھ کر جانا۔'' مجھے واپس آنے کی جلدی تھی۔ بادشاہ بیگم نے بکر گدھے جن کو حکم دیا کہ سیدانی بی کو ان کے گھر پہنچا دے اور پالکی میں انعام و اکرام بھی رکھ دینا۔ میں پالکی میں بیٹھ گئی اور پالکی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ میں نے بادشاہ کا دیا ہوا انعام و اکرام دیکھنا چاہا مگر اندھیرے میں کیا نظر آتا۔ میں نے ہاتھوں سے ٹٹولا تو ایک کونے میں کچھ کنکر پتھر محسوس ہوئے۔ میں نے سوچا آخر جن تھے یہاں دغا کر گئے اور مجھے کنکر پتھر تھما دیے۔ میں نے وہ کنکر اور پتھر ایک ایک کر کے پھینکنے شروع کر دیے۔ جلد ہی گھر آ گیا۔ ڈیوڑھی میں پالکی رکھی گئی۔ چراغ جل رہا تھا۔ روشنی میں دیکھا تو پتا چلا کہ جنھیں میں کنکر پتھر سمجھ رہی تھی وہ ہیرے جواہرات ہیں۔ بس دو چار ہی باقی بچے تھے۔ میں نے انھیں اپنا نصیب سمجھ کر رکھ لیا۔ گھر پہنچی تو دیکھا کہ بونٹ پلاؤ جیسا چھوڑ گئی تھی ویسا ہی ہے۔ چاولوں پر ابھی دَم بھی نہیں آیا تھا۔ بڑی بی نے کہا ''اتنی

http://www.office.com.pk

جلدی واپس آ گئیں۔'' میں نے دل میں کہا پرستان میں معلوم نہیں کتنے مہینے لگ گئے اور یہاں ابھی چاولوں کو دم بھی نہیں آیا۔ میں نے بڑی بی سے کہا ''بھوک لگی تھی اس لیے راستے سے ہی واپس آ گئی ہوں۔ اب ان شاءٔ اللہ کل جاؤں گی۔''

مضمون پر تبصرہ

اشرف صبوحی نے ایک خیالی داستان پیش کی ہے لیکن اس کا ہماری زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پرستان ایک خیالی ملک ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا وجود ایک خواب سے زیادہ نہیں۔ پرستان میں جس طرح کے ماحول کا ذکر کیا گیا ہے، انسان ہمیشہ سے ایسے ماحول کا متمنی رہا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود اُسے اپنا گھر یاد آتا رہا۔ اشرف صبوحی نے بڑے منجھے ہوئے الفاظ میں یہ داستان لکھی ہے۔ عبارت میں کسی قسم کا جھول نہیں۔ طرزِ تحریر نہایت عمدہ ہے۔ انھیں زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہے۔ قاری ایک لمحے کے لیے بھی بوریت محسوس نہیں کرتا۔ یہی ان کی تحریر کی خاص بات ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دور دورہ	رونق	کان پکڑنا	توبہ کرنا، اپنے آپ کو کم تر خیال کرنا
وضع	ظاہری شکل وصورت	ٹکائی	سہارا دینا یہاں مراد کپڑوں کا ٹانکنا
ہُنر	کاری گری، فن	آنکھوں پر بٹھانا	بہت زیادہ عزت دینا
دھاک	رعب، دبدبہ	پالکی	ڈولی، عورتوں کی سواری
سرکار	حاکم	فرصت	فارغ ہونا
سائیں	مراد اللہ تعالیٰ	آنکھیں دھندلا جانا	نظر کمزور ہونا

http://www.office.com.pk

خاطر داری	خاطر تواضع، دل رکھنا	مرہٹہ گردی	مرہٹوں کی بربریت، ظلم وستم
بیاہی	شادی شدہ	عیب	نقص، برائی
مغلانی	کپڑے سینے والی، درزن	رنڈاپا	بیوگی کی عمر، بیوگی کا دَور
آبرو	عزت	دل کی حاتم	کھلے دل کی، غنی
بے نیازی	لاپرواہی	لہر بہر	رونق، خوش حالی
طاقتیں دغا دے گئیں	ہمت جواب دے گئی	خوش مزاج	ہنس مکھ
کنبہ	خاندان	سوئی کا ناکا	سوئی کا دھاگا ڈالنے والا چھید یا سوراخ
کاڑھنا	کڑھائی کرنا	تربیت	دیکھ بھال
ہنرمند	کاری گر	میسر آنا	ملنا، مہیا ہونا
گرویدہ	کسی کا ہو کر رہنا	پرستان	پریوں کا مُلک
جگرا	ہمت، حوصلہ	لحاف	رضائی
کانڑا	کانا	بے دھڑک	بغیر کسی خوف کے
آفت	مصیبت، پریشانی	بال بیکا نہ ہونا	کوئی نقصان نہ پہنچنا
خاطر	خدمت	پِتّا پھٹ جانا	اچانک شدید رنج پہنچنا، خوف زدہ ہونا
صد رحمت	سو بار رحمت	کلیجے پر سانپ لوٹنا	حسد کرنا، جلنا
سر ہونا	اصرار کرنا، ضد کرنا	منتیں کرنا	اپنی بات منوانے کے لیے زور دینا

http://www.office.com.pk

بے مروتی	محبت نہ رکھنا	گور	قبر
اصل	حقیقت	مارا مارا	زور و شور سے، دن رات
مکتب	مدرسہ	بونٹ پلاؤ	وہ پلاؤ جس میں کچے سبز چنے ڈالے جاتے ہیں
جھٹ پٹا	شام کا وقت	پینس	پالکی، ڈولی
نخرا	ناز، لاڈ	بھاؤن	مرضی، پسند
دو آنے ڈولی	اتنا فاصلہ کہ کہار ڈولی وہاں لے جانے کے دو آنے مزدوری طلب کرے	کلیجا دھک سے ہو جانا	سہم جانا، ڈر جانا، بہت زیادہ دِل بیٹھ جانا
سنسنی	سکتے کی حالت	موئے	مرنے کے قابل
کہار	ڈولی اٹھانے والے	دل کڑا کر کے	ہمت کر کے
کمبخت	بُری قسمت والا	ستیاناسی	برباد ہونے والی
خفا	ناراض	کوئی دَم میں	تھوڑے وقت میں
بے چاکی	بے ڈھنگی	جواں مرگ	جوانی میں مرنے والا
خاطر جمع رکھنا	حوصلہ رکھنا، تسلی رکھنا	عالی شان	اونچے مرتبے والا
فانوس	برقی قمقمہ	چوب دار	پہرے دار
باری دار	دربان	گہما گہمی	شور غل، رونق
شانہ	کندھا	مہین	باریک
راہ دکھانا	انتظار کروانا	زرق برق	چمک دار
چُہلیں کرنا	شرارتیں کرنا، شوخیاں کرنا	اہلی گہلی	ناز و ادا سے اتراتے پھرنا

http://www.office.com.pk

زمرد	سبز رنگ کا قیمتی پتھر	نیلم	ایک قیمتی پتھر
پکھراج	ایک پتھر کا نام	بوچھاڑ	تیز بارش
سجاوٹ	سجا ہونا، آراستہ ہونا	سماں	نظارہ
بلور	شیشہ	شفاف	ایسی چیز جس سے آر پار دیکھا جا سکے
پری زاد	پریوں کی اولاد	شمگیرہ	سائبان
ٹھسے سے	مزے سے، دھڑلے سے	پچی کاری	نقاشی
سروقد	دراز قد	اوسان جاتے رہے	ہوش نہ رہا
ہول اٹھنا	گھبرا جانا، دہشت زدہ ہونا	وضع وضع کی شکل	طرح طرح کی صورتیں
خوان	تخت	خاصہ	خاص لوگوں کا کھانا
کرشمہ	جادو	ہکا بکا رہ جانا	حیران پریشان ہونا
نگوڑا	نکما	الھڑ	شوخ
آدم زاد	آدم کا بیٹا مراد انسان	رکاب دار	اعلیٰ قسم کا باورچی
بُو باس	خوش بو	اچنبھا	حیرانی
نفیس	عمدہ	حباب	بُلبلا
معطر	خوشبو میں بسا ہوا	عطر دان	خوشبو دان
توشہ خانہ	نعمت خانہ جہاں کھانے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں	پشواز	ایک قیمتی لباس جو پاؤں تک لمبا ہوتا ہے
کُجا	کہاں	آبِ رواں	بہتا ہوا پانی

http://www.office.com.pk

زربفت	سونے کی تاروں سے بنا ہوا کپڑا	دید نہ شنید	دیکھا نہ سُنا
اَش اَش کرنا	حیرت کا اظہار کرنا	تعجب	حیران
مشغلہ	شغل، کام	جی اُکتا جانا	دل بھر جانا
بیونت	کپڑا ناپنا	طرح دار	خوب صورت
کُوک	اسم صوت کوئل کی آواز	کارسازی	کام بنانا
صدقے	واری جانا	مشکل کشا	مشکل کو حل کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
واہ وا	تحسین کا کلمہ	دھن	لگن، شوق
منھ سوکھنا	گھبراہٹ ہونا	کھنڈلا	کھنڈر
سرخ رو ہونا	کامیاب ہونا	لونڈی	ملازمہ
جی بھر بھرانا	دل مچلنا	خاکی	خاک کا بنا ہوا مراد انسان
آتشی	آگ کا بنا ہوا مراد جن	بھاڑ میں جائے	دفع ہو، آگ لگے
دل کڑھنا	دل پریشان ہونا	ایکا ایکی	اچانک
رونکھتی	رونی صورت والی	کلیجے پر چوٹ لگنا	دل پر ضرب پڑنا، دل بُرا ہونا
واری جانا	صدقے جانا	جی بھاری نہ کرو	دل بُرا نہ کرو
کلموہے	کالے منھ والے، ایک قسم کی گالی	دم کے دم میں	فورا ہی، یک لخت

بسورنا	روتی ہوئی صورت بنانا	ہوا سے باتیں کرنا	بہت تیز رفتار ہونا
دغا	دھوکا، فریب	جھری	درز
قاعدہ	طریقہ	جوت	لَو، شعلہ
سر پیٹ لینا	پچھتاوا ہونا	کھوٹ	میل
نگینے	نگ، جواہرات	یک نہ شد دو شد	ایک ہی کیا کم تھا کہ دوسرا بھی آ گیا
یک سوئی	مکمل توجہ	ان شاءَ اللہ	اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا
لعل	قیمتی پتھر	رخصت ہونا	روانہ ہونا

اہم اقتباسات کی تشریح

پیرا گراف 1: سنا ہے کہ یہ نہایت ______ بگڑنے کا خیال بھی نہیں آتا۔

متن کا حوالہ

(الف) مضمون کا نام: پرستان کی شہزادی

(ب) مصنف کا نام: اشرف صبوحی

حل لغت

مرہٹہ گردی: مرہٹوں کی بربریت، مرہٹوں کا ظلم و ستم۔ بیاہی: شادی شدہ۔ بیوہ: ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ عیب: برائی، نقص۔ مغلانی: کپڑا سینے والی، درزن۔ ہنر مندی: کاری گری۔ بدولت: کی وجہ سے۔ رنڈاپا: بیوگی کا دور۔ آبرو: عزت۔ دل کی حاتم: کھلے دل سے خرچ کرنے والی۔ بے نیازی: بے پروائی۔ بگڑنا: خراب ہونا

سیاق و سباق

کسی زمانے میں سیدانی بی کی بہت شہرت تھی۔ وہ ایک ہنر مند خاتون تھیں۔ ان کے ہاتھ میں بہت صفائی تھی۔ شہر کی بیگمات کے دلوں پر اُن کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ جب بھی کسی نواب کے گھر میں بیٹی کی شادی ہوتی تو جہیز کے جوڑے ٹانکنے کے لیے

http://www.office.com.pk

سیدانی بی کو ہی یاد کیا جاتا تھا۔ یہ کبھی ایک گھر جا رہی ہیں تو کبھی دوسرے گھر۔ خوب انعام و اکرام بھی پایا مگر اسے سنبھال کر نہ رکھا۔ بڑھاپے میں تنگ دستی آ گئی تو پڑوس میں رہنے والے ایک میر صاحب کی بیوی نے ترس کھا کر انھیں اپنے پاس رکھ لیا۔ بڑی بی ایک غیرت مند خاتون تھیں۔ مفت کی روٹیاں توڑنا انھیں گوارا نہ تھا۔ وہ میر صاحب کے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے لگیں اور گھر کے کام کاج میں میر صاحب کی بیوی کا ہاتھ بٹانے لگیں۔

تشریح

سیدانی بی کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ایک نہایت شریف گھرانے کی بیٹی تھیں۔ جب مرہٹوں نے دِلّی پر حملہ کیا تو اِن کا خاندان بھی اس تباہی کی لپیٹ میں آ گیا۔ ابھی ان کی شادی کو کچھ ہی برس ہوئے تھے کہ یہ بیوہ ہو گئیں۔ اس زمانے میں کسی عورت کے لیے دوسری شادی کرنا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے سیدانی بی نے دوسری شادی کرنے کی بجائے گزراوقات کے لیے درزن کا پیشہ اختیار کر لیا۔ وہ اس کام میں بہت ماہر تھیں اور اپنی اسی کاری گری کے سر پر اس نے اپنی بیوگی کا دور نہایت عمدہ طریقے سے گزار دیا۔ اس کی جوانی تو بڑی آسائش سے گزر گئی کیوں کہ اسے بڑے بڑے نوابوں کے گھروں سے کافی انعام و اکرام ملتا تھا۔ اس نے خوب پیسا کمایا لیکن اس پیسے کو بُرے وقت کے لیے سنبھال کر نہ رکھا۔ کھلے دل سے خرچ کرنے والی تھیں۔ طبیعت میں بھی بہت نرمی تھی۔ ضرورت بے ضرورت پیسے خرچ کرتی رہتیں۔ یہ نہ سوچا کہ جب کمانے کے قابل نہ رہے گی تو بسر اوقات کیسے ہو گی۔ پرانے زمانے کے شریف لوگوں میں یہی ایک برائی ہوتی تھی کہ وہ اچھے وقتوں کی قدر نہیں کرتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کو بھول جاتے تھے۔ اچھے زمانے میں کبھی یہ خیال نہیں آتا تھا کہ مشکل دنوں میں کیسے گزر بسر ہو گی۔

تبصرہ

اشرف صبوحی نے اس پیراگراف میں بتایا ہے کہ سیدانی بی نے اپنی ہنرمندی سے جوانی میں پیسا تو بہت کمایا مگر اس پیسے کو سنبھال کر نہ رکھا۔ یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ ہمیں مشکل وقت کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور بچا کر رکھنا چاہیے تا کہ آڑے

وقت میں ہمیں دوسروں کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

پیراگراف 2: اُس کی کارسازی کے ـــــــــ اور تک بھی گئے۔

متن کا حوالہ (الف) مضمون کا نام پرستان کی شہزادی

(ب) مصنف کا نام اشرف صبوحی

حل لغت

کارسازی: کام بنانا۔ صدقے: واری جانا۔ مشکل کشا: مشکل کو حل کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ۔ واہ وا: تحسین کا کلمہ۔ پھول کی طرح کھل اٹھنا: بہت زیادہ خوش ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں گھوڑے لگ جانا: بہت تیزی سے کام ہونا۔ دُھن: لگن، شوق

سیاق وسباق

سیدانی بی کو پرستان کے بادشاہ نے اپنی بیٹی کے جہیز کے جوڑے ٹانکنے کے لیے پرستان بلوایا۔ وہ پرستان میں پہنچ کر حیران پریشان رہ گئی۔ شہزادی کے جہیز کے لیے جو کپڑے لائے گئے تھے وہ ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ جب سیدانی بی نے کہا کہ میں آج رات آرام کروں گی اور کل صبح کام شروع کروں گی تو پرستان کی ملکہ نے کہا کہ پرستان میں دن رات کا کوئی تصور نہیں۔ یہاں سارا وقت موسم ایک سا رہتا ہے۔ تب سیدانی نے محسوس کیا کہ نہ تو اس کی آنکھوں میں نیند ہے اور نہ ہی سر میں کسی قسم کی گرانی جو تھکاوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اسی وقت کام میں مصروف ہو گئی۔ وہاں پر دن اور رات کا حساب تو تھا نہیں ہاں اگر زمین پر اس رفتار سے کام کیا جاتا تو ایسے کام کو پتا نہیں کتنے مہینے لگ جاتے۔

تشریح

اللہ تعالیٰ سب کے کام بنانے والا ہے۔ اس کی کاریگری کے صدقے اور قربان جائیے کہ وہ سب کی مشکلیں حل کرنے والا ہے۔ اس وقت میری عقل اور ذہانت نے میرا

http://www.office.com.pk

بہت ساتھ دیا۔ میں نے بڑی محنت سے پرستان کے بادشاہ کی بیٹی کے جہیز کے لیے ایک جوڑا تیار کیا۔ پہلے ہی جوڑے میں ہر طرف سے داد و تحسین کی آوازیں آنے لگیں۔ جوڑا دیکھ کر پرستان کی شہزادی کا چہرہ بھی خوشی سے دمکنے لگا۔ جب مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ میرا کیا ہوا کام سب کو پسند آیا ہے تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میرے کام میں ایک دم تیزی آ گئی۔ میں جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔ اس طرح جو کام دنوں میں ہونا چاہیے تھا وہ گھنٹوں میں مکمل ہونے لگا۔ کہنے کو تو میری یہ کہانی بہت لمبی ہے، جس کام کی لگن انسان کے دل میں سما جائے وہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتا ہے۔ مسلسل محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ میری محنت بھی رنگ لائی۔ آخر کار شہزادی کے جہیز کے سارے جوڑے سل گئے اور انھیں ٹانک بھی دیا گیا۔

تبصرہ

ہنر ہر حال میں اپنا آپ منوا لیتا ہے۔ سیدانی بی نے شہزادی کے جہیز کے لیے جو جوڑا تیار کیا وہ سب کو بہت زیادہ پسند آیا۔ اس کی تیاری میں محنت کے ساتھ ساتھ خلوص بھی شامل تھا۔ جب پہلے جوڑے کو پذیرائی ملی تو باقی کام بھی دھڑا دھڑ ہونے لگا۔ یہ انسانی نفسیات ہے کہ اگر انسان کا کیا ہوا کوئی کام دوسروں کو پسند آ جائے تو وہ خوشی محسوس کرتا ہے اور لگاتار محنت سے اپنے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں لگا رہتا ہے۔

حل مشقی سوالات

-1 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) سیدانی بی نے گزر اوقات کے لیے کون سا پیشہ اختیار کیا؟

جواب: سیدانی بی جوانی ہی میں بیوہ ہو گئی تھی۔ اس زمانے میں عورتوں کے لیے دوسری شادی کرنا معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ اس لیے سیدانی بی نے اپنی گزر بسر کے لیے مغلانی یعنی درزن کا پیشہ اختیار کیا۔

(ب) میر صاحب اور ان کی بیوی سیدانی بی کی کس بات پر زیادہ خوش تھے؟

http://www.office.com.pk

جواب: میر صاحب اور اس کی بیوی اس لیے خوش تھے کہ سیدانی بی ان کے بچوں کو قرآن مجید پڑھاتیں۔ نصیحتیں کیا کرتیں۔ دوپہر کو سینا، پرونا اور کاڑھنا سکھاتیں۔ شام کو باورچی خانے میں جا کر کھانا پکانے کی ترکیبیں بتاتیں۔ دونوں میاں بیوی خوش تھے کہ ایسی شریف اور نماز روزے کی پابند ہنرمند استانی صرف روٹیوں کے عوض کہاں میسر آتی ہے۔

(ج) پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بی کو کس کام کے لیے بلوایا تھا؟

جواب: پرستان کے بادشاہ کی بیٹی کی شادی تھی اور اس کے جہیز کا سامان ٹانکنا تھا۔ اسی وجہ سے پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بی کو اپنے پاس بلوایا تھا۔

(د) بادشاہ بیگم کا اصلی نام کیا تھا؟

جواب: بادشاہ بیگم کا اصل نام ''زمرد پری'' تھا۔

(ہ) پرستان کے پھلوں کی خاص بات کیا تھی؟

جواب: پرستان کے پھلوں میں خاص بات یہ تھی کہ کوئی بھی پھل توڑ کر منھ میں رکھا جائے اور جس کھانے کا خیال دل میں لایا جائے ویسا ہی ذائقہ اس پھل کا آتا تھا اور دوسری خاص بات یہ تھی کہ اگر کوئی ایک پھل توڑا جائے تو فوراً اس کی جگہ دوسرا پھل نکل آتا۔

-2 سیدانی بی نے پرستان کا تذکرہ دل چسپ انداز میں کیا ہے۔ آپ اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

-3 متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) سبق ''پرستان کی شہزادی'' کس مصنف کی تحریر ہے؟

(i) شاہد احمد دہلوی	(ii) ہاجرہ مسرور
(iii) اشرف صبوحی	(iv) سجاد حیدر یلدرم

http://www.office.com.pk

(ب) قلعے کی بڑی بوڑی مغلانیاں، سیدانی بی کے سامنے:

(i) کام کرتی تھیں (ii) کھڑی رہتی تھیں
(iii) دم نہ مارتی تھیں (iv) کان پکڑتی تھیں

(ج) پرستان کے بادشاہ نے سیّدانی بی کو بلایا تھا:

(i) بیٹی کا جہیز ٹانکنے کو (ii) انعام دینے کو
(iii) بیٹی کو سینا پرونا سکھانے کو (iv) ملازمہ رکھنے کے لیے

(د) سیّدانی بی کو کھانے میں مرغوب تھا:

(i) زردہ (ii) بونٹ پلاؤ
(iii) فرنی (iv) بریانی

(ہ) پرستان میں پھل دار پودے بڑے تھے:

(i) بالشت بھر (ii) چھے فٹ
(iii) ایک ایک فٹ (iv) گز بھر

(و) پرستان سے سیدانی بی کو انعام میں کیا ملا؟

(i) روپیا پیسا (ii) کنکر پتھر
(iii) خلعت اور زیورات (iv) جواہرات

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(iv)	(ج)	(i)	(د)	(ii)
(ہ)	(i)	(و)	(ii)				

4- مندرجہ ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کیجیے:

آنکھیں کھلنا، بال بیکا ہونا، کلیجے پر سانپ لوٹنا، اوسان خطا ہونا، عقل جاتی رہنا

الفاظ	جملوں میں استعمال
آنکھیں کھلنا	آنکھیں کھلیں تو جاگ اٹھیں حسرتیں تمام اس کو بھی کھو دیا جسے پایا تھا خواب میں اپنے سامنے ڈھیروں خزانہ دیکھ کر علی بابا کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

http://www.office.com.pk

بال بیکا ہونا	جسے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو کوئی اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔
کلیجے پر سانپ لوٹنا	ارشد کو اول انعام ملا تو اسلم کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔
اوسان خطا ہو جانا	سانپ کو سامنے دیکھ کر شکاری کے اوسان خطا ہو گئے۔ ہمت پہ اپنی ہم کو بڑا ناز تھا مگر جب سامنے وہ آ گئے اوسان خطا ہوئے
عقل جاتی رہنا	جب انسان مصائب سے گھبرا جائے تو اس کی عقل جاتی رہتی ہے۔

5- کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے کریں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
مرہٹہ گردی	خوش مزاج
میر صاحب	جن
انڈا شہزادی	تباہی
بکر گدھا	دھاک
ہنر	کانٹرا دیو

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
مرہٹہ گردی	خوش مزاج	تباہی
میر صاحب	جن	خوش مزاج
انڈا شہزادی	تباہی	کانٹرا دیو
بکر گدھا	دھاک	جن
ہنر	کانٹرا دیو	دھاک

6- سبق کے مطابق درست لفظ کے ذریعے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) ایک وقت تھا کہ ________ میں سیدانی بی کا بڑا مقام تھا۔
(قلعہ، محل، دربار)

(ب) سیدانی بی کو مغلانی کا پیشہ اختیار کرنا پڑا کیوں کہ ________۔
(اس کے والدین فوت ہو گئے، تجارت میں خسارہ ہوگیا، وہ بیوہ ہوگئیں)

(ج) اس نے کہاروں سے کہا: ''کم بختو! منھ سے کچھ تو ________
(کہو، پھوٹو، بولو)

(د) پرستان میں اسے ________ لے کر گیا۔
(جن، پری زاد، فرشتہ)

(ہ) بادشاہ نے اسے ________ انعام میں دیے۔
(زیورات، جواہرات، ملبوسات)

جواب: (الف) ایک وقت تھا کہ قلعہ میں سیدانی بی کا بڑا مقام تھا۔
(ب) سیدانی بی کو مغلانی کا پیشہ اختیار کرنا پڑا کیوں کہ وہ بیوہ ہوگئیں۔
(ج) اس نے کہاروں سے کہا: ''کم بختو! منھ سے کچھ تو پھوٹو۔
(د) پرستان میں اسے جن لے کر گیا۔
(ہ) بادشاہ نے اسے جواہرات انعام میں دیے۔

ذو معنی الفاظ:

ایسے الفاظ کا املا تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان کے دو معنی ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض اوقات ایک معنی میں مذکر اور دوسرے معنوں میں مؤنث ہوتا ہے۔

7- ذیل کے جملوں میں سے ذو معنی الفاظ الگ کر کے ان کے معانی لکھیے:

(الف) بارشوں سے آئینے کی آب جاتی رہی۔
(ب) سوات میں کون سی کان ہے؟
(ج) بادشاہ بیگم کے حکم پر شہزادی کے کپڑوں کے لیے تھان پر تھان آنے لگے۔

http://www.office.com.pk

(د) حق بات کہنے کی پاداش میں وہ دار پر جھول گیا۔

(ہ) جہاں چاہ وہاں راہ۔

جواب:

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
آب	پانی	آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا
آب	چمک	سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔
کان	معدنیات نکلنے کی جگہ	کھیوڑہ میں نمک کی بہت بڑی کان ہے۔
کان	جسم کا عضو	صبح سے میرے کان میں درد ہو رہا ہے۔
تھان	کپڑے کا گٹھا	یہ تھان بیس گز کپڑے کا ہے۔
تھان	گھوڑا باندھنے کی جگہ	اس گھوڑے کو تھان پر باندھ دو۔
دار	پھانسی، سولی	قتل کے مجرم کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا۔
دار	مقام	اسلم میرا محلے دار ہے۔
چاہ	چاہت	مجھے آپ سے ملنے کی بڑی چاہ تھی۔
چاہ	کنواں	یہ چاہ بہت گہرا ہے۔

8- درج ذیل الفاظ کے متضاد تحریر کیجیے:

لطیف، شب، خشک، جُفت، شیریں، نشیب، تریاق

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
لطیف	کثیف	شب	دن
خشک	تر	جُفت	طاق
شیریں	تلخ	نشیب	فراز
تریاق	زہر		

http://www.office.com.pk

تشبیہ

علمِ بیان کی اصطلاح میں کسی چیز کو خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے جیسے:

1- پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔

2- صہیب شیر کی مانند دلیر ہے۔

اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جب ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دی جائے تو دونوں میں کسی مشترک صفت کا پایا جانا ضروری ہے، دوسرا یہ کہ جس چیز سے تشبیہ دی جائے اس میں یہ خوبی یا وصف زیادہ ہو۔

تشبیہ کے پانچ ارکان ہیں:

1- **مشبہ:** جس چیز کو دوسری چیز جیسا کہا جائے۔

2- **مشبہ بہ:** جس چیز سے تشبیہ دی جائے۔

3- **وجہِ شبہ:** وہ مشترک صفت جس کی وجہ سے ایک چیز کو دوسری چیز جیسا کہا جائے۔

4- **غرض تشبیہ:** جس مقصد کے لیے تشبیہ دی جاتی ہے۔

5- **حرفِ تشبیہ:** وہ الفاظ یا حرف جو تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً مانند، جیسا، جیسی، سا وغیرہ

اوپر دی گئی دو مثالوں کے ارکان اس طرح ہیں:

مشبہ	مشبہ بہ	وجہِ شبہ	غرضِ تشبیہ	حرفِ تشبیہ
پانی	برف	ٹھنڈک	ٹھنڈا پن ظاہر کرنا	طرح
صہیب	شیر	بہادری	بہادری کا اظہار	مانند

http://www.office.com.pk

چند مشہور تشبیہات

آسمان کی طرح	بلند	آندھی کی طرح	زوردار
آئینے کی طرح	صاف شفاف	انگارے کی طرح	سرخ
بال کی طرح	باریک	بت کی طرح	خاموش
بجلی کی طرح	تیز	برف کی طرح	ٹھنڈا
بکری کی طرح	شریف	بلور کی طرح	شفاف
بھیڑ کی طرح	سادہ	بھیڑیے کی طرح	خون خوار
پارے کی طرح	بے قرار	تلوار کی طرح	تیز

سرگرمیاں

1- **سیدانی بی کا مختصر خاکہ لکھیں۔**

جواب: سیّدانی بی ایک نہایت شریف گھرانے کی بیٹی تھیں۔ جوانی ہی میں بیوہ ہو گئیں تو گزر اوقات کے لیے مغلانی کا پیشہ اختیار کیا۔ بہت زیادہ ہنرمند تھیں۔ اُن جیسی سلائی علاقے میں کوئی اور نہیں کرتا تھا۔ جوانی میں اپنے ہنر کی وجہ سے خوب دولت کمائی مگر بڑھاپے کے لیے کچھ نہ بچایا۔ بڑھاپا آیا تو ہاتھ پاؤں نے جواب دے دیا۔ بڑھیا کو جان کے لالے پڑ گئے۔ جب گزر بسر کا کوئی سہارا نہ رہا تو پڑوس کے ایک میر صاحب کی بیوی نے ترس کھا کر انھیں اپنے پاس رکھ لیا۔

2- **دس جملوں میں پرستان کی تصویر کشی کریں۔**

جواب: سیدانی بی کے مطابق پرستان بہت خوب صورت جگہ تھی۔ ایسی روشنی پھیلی ہوئی تھی جیسے دن نکلا ہوا ہو لیکن نہ سورج، نہ چاند اور نہ ہی کوئی برقی فانوس نظر آتا

http://www.office.com.pk

تھا۔ چوب دار، باری داری اِدھر اُدھر دوڑتے پھر رہے تھے۔ بہت زیادہ گھما گھمی تھی۔ چمن ایسا کہ دید نہ شنید۔ ہر درخت کا تنا چاندی کا، شاخیں سونے کی اور پتے زمرد کے۔ پھلوں کی جگہ لعل لٹک رہے تھے۔ کہیں نیلم تو کہیں پکھراج۔ پھولوں پر یہ عالم تھا جیسے ہیرے چمک رہے ہوں کلیاں تھیں کہ صراحی دار موتی۔ خوشبو سے دماغ مہکا جاتا تھا۔ حوضوں کا پانی اللہ اللہ! چاندی کے ورق بکھرے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ فواروں میں سے موتیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ پرستان میں وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا کیوں کہ وہاں دن اور رات کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ سارا وقت موسم ایک جیسا رہتا تھا۔

3- سیّدانی بی نے پرستان کے پھلوں کا ذکر کیا ہے، ان کی چند خوبیاں کاپی میں لکھیں

جواب: پرستان کے پھلوں میں خاص بات یہ تھی کہ کوئی بھی پھل توڑ کر منہ میں رکھا جائے اور جس کھانے کا خیال دل میں لایا جائے ویسا ہی ذائقہ اس پھل کا آئے گا اور دوسری خاص بات یہ تھی کہ اگر کوئی ایک پھل توڑا جائے تو فوراً اس کی جگہ دوسرا پھل نکل آتا۔

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ کو داستان، ناول اور مختصر افسانے سے متعارف کرایا جائے۔

جواب: **داستان**

داستان سے مراد حکایت' کہانی یا قصہ کے ہیں۔ ادبی اصطلاح میں داستان سے مراد ایسی کہانی ہے جو مافوق الفطرت عناصر پر مشتمل ہو۔ جس کی سرزمین اجنبی فضا طلسماتی اور ماحول تخیلاتی ہو۔ یہ کہانی کی سب سے قدیم اور اولین قسم ہے' اردو داستان کی ابتدا ملا وجہی کی ''سب رس'' سے ہوتی ہے۔ مگر نقاد حضرات میر حسین عطا تحسین کی ''نوطرز مرصع'' کو داستان کی ابتدا کہتے ہیں۔

http://www.office.com.pk

دنیا کی تمام زبانوں میں داستانیں ملتی ہیں۔ اردو زبان اور شاعری کی طرح اردو داستان کا بھی عربی اور فارسی داستان سے گہرا تعلق ہے۔ داستانیں قدیم طرز تحریر کے خوب صورت نمونے پیش کرتی ہیں۔ جدید ناول اور مختصر افسانے کے ارتقائی سفر میں داستان پہلا سنگ میل ہے۔

ایک معیاری داستان میں عام طور سے درج ذیل اجزا ہوتے ہیں

1	پلاٹ	2	مافوق الفطرت عناصر	3	تخیل اور رومان
4	مثالی کردار	5	طوالت	6	ان دیکھی/ اجنبی سرزمین
7	خطیبانہ انداز	8	رنگینی بیان	9	شیریں بیانی
10	غیبی مدد	11	کامیابی صرف ہیرو کے لیے	12	سادہ زبان
13	انجام	14	سبق آموزی	15	تحریر انگیزی

اردو کے چند داستان نگار درج ذیل ہیں

1- ملا وجہی سب رس
2- میر حسین عطا تحسین نو طرز مرصع
3- حیدر بخش حیدری توتا کہانی
4- میر امن دہلوی باغ و بہار
5- انشا اللہ خاں انشا رانی کیتکی
6- رجب علی بیگ سرور فسانۂ عجائب

ناول

ناول اطالوی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی انوکھا' نرالا اور عجیب کے ہیں ادبی اصطلاح میں ناول سے مراد' وہ قصہ یا کہانی کے ہیں جس کا موضوع انسانی زندگی ہو اور ناول نگار زندگی کے مختلف پہلوؤں کا گہرا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے تجربات اور مشاہدات کو تخیلاتی و تخلیقی خاص ترتیب سے پیش کردے۔

http://www.office.com.pk

ناول میں درج ذیل عناصر بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

-1	کہانی	-2	پلاٹ	-3	کردار
-4	انداز نظر	-5	زبان و بیان	-6	منظر نگاری
-7	تجسس	-8	مکالمہ نگاری	-9	فلسفہ حیات
-10	مقصدیت	-11	تصور زمان ومکاں	-12	حقیقت نگاری

ناول کی درج ذیل اقسام بہت اہم ہیں

-1	کرداری ناول	-2	ڈرامائی ناول	-3	نفسیاتی ناول
-4	تخیلاتی ناول	-5	مہماتی ناول	-6	نظریاتی ناول
-7	تاریخی ناول	-8	جاسوسی ناول	-9	اصلاحی ناول
-10	معاشرتی ناول	-11	واقعاتی ناول	-12	رومانی ناول

اردو میں ناول نگاری کی ابتدا اٹھارھویں صدی سے ہوتی ہے ڈپٹی نذیر احمد کو اردو کا پہلا ناول نگار سمجھا جاتا ہے۔ ان کے ناولوں پر مقصدیت غالب ہے۔ مراۃ العروس ان کا پہلا ناول ہے۔ اس کے علاوہ توبتہ النصوح' ابن الوقت' رویائے صادقہ' فسانۂ مبتلا' بنات النعش ان کے مشہور ناول ہیں۔

اردو کے چند ناول نگار اور ان کے ناول درج ذیل ہیں۔

-1	مرزا ہادی رسوا	امراؤ جان ادا
-2	شوکت صدیقی	خدا کی بستی
-3	قراۃ العین	آگ کا دریا
-4	خدیجہ مستور	آنگن
-5	احسن فاروقی	سنگم
-6	عبداللہ حسین	اداس نسلیں
-7	ممتاز مفتی	علی پور کا ایلی

http://www.office.com.pk

8- انتظار حسین بستی

9- بانو قدسیہ راجا گدھ

10- عبدالحلیم شرر فردوس بریں

11- پریم چند میدان عمل

12- پنڈت رتن ناتھ سرشار فسانۂ آزاد

افسانہ

زندگی ایک کہانی ہے جو واقعات کے ٹکڑوں کی صورت میں پوری زندگی میں بکھری ہوتی ہے۔ ایک ناول نگار اپنے ناول میں پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے جب کہ ایک افسانہ نگار زندگی کے کسی ایک واقعے یا چند واقعات کو مربوط کر کے انھیں ایک ایسی نئی صورت میں مرتب کرتا ہے جو زندگی کے عام تجربات سے مختلف ہوتی ہے۔

افسانہ جدید دور کی پیداوار ہے آج کے تیز رفتار دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ ضخیم کتب کا مطالعہ کر سکے اس لیے اپنی علمی اور مطالعاتی پیاس بجھانے کے لیے افسانے کا سہارا لیتے ہیں۔ افسانے میں بنیادی اہمیت وحدت تاثر کو حاصل ہے۔ ایک تاثر خواہ کسی کا ہو اپنے اوپر مسلط کر کے اس انداز میں بیان کرنا کہ پڑھنے والے پر بھی وہی اثر مرتب ہو عمدہ افسانے کی پہچان ہے مگر شرط یہ ہے کہ زندگی کو "جیسے کا تیسا" پیش کیا جائے۔

ایک بہترین افسانہ مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہوتا ہے

-1	اختصار	-2	کردار نگاری	-3	مکالمہ نگاری
-4	منظر نگاری	-5	وحدت تاثر	-6	پلاٹ
-7	حقیقت نگاری	-8	انداز بیان	-9	قوت مشاہدہ
-10	زبان و بیان	-11	زمان و مکاں	-12	مقصدیت

افسانے کی درج ذیل اقسام ہیں

http://www.office.com.pk

-1	معاشرتی افسانہ	-2	واقعاتی افسانہ	-3	نفسیاتی افسانہ
-4	کرداری افسانہ	-5	نظریاتی افسانہ	-6	اصلاحی افسانہ
-7	رومانی افسانہ	-8	علامتی افسانہ	-9	سائنسی افسانہ
-10	جاسوسی افسانہ				

اردو کے چند افسانہ نگار اور ان کے افسانوں کے مجموعے درج ذیل ہیں

-1 پریم چند واردات

-2 غلام عباس جاڑے کی چاندنی

-3 احمد ندیم قاسمی گھر سے گھر تک

-4 انتظار حسین گلی کوچے

کرشن چندر، خواجہ احمد عباس، ہاجرہ مسرور، ممتاز مفتی، اشفاق احمد، سعادت حسن منٹو، خدیجہ مستور، جیلانی کامران، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، انور سجاد، بانو قدسیہ بہترین افسانہ نگار ہیں

-2 طلبہ کو بتایا جائے کہ مضمون ''پرستان کی شہزادی'' داستان ہے یا ناول، مختصر افسانہ ہے یا صنفِ نثر کی کوئی اور قسم ہے اور کیوں؟

جواب: ''پرستان کی شہزادی'' داستان ہے۔ داستان سے مراد ایسی کہانی ہوتی ہے جو مافوق الفطرت عناصر پر مشتمل ہو۔ داستان میں کسی سرزمین کی اجنبی فضا اور طلسماتی ماحول کو بیان کیا جاتا ہے۔ ایسا ماحول جس کی بنیاد تخیل پر ہو۔ اس داستان میں بھی پرستان کا خیالی اور طلسماتی ماحول بیان کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا ماحول ہے جس کا حقیقت کی دُنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ تو سیدانی کے بیان کردہ درخت اس دُنیا میں پائے جاتے ہیں اور نہ ہی یاقوت کے گلاس ہوتے ہیں۔ نہ ہی بغیر کسی ذریعے کے روشنی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس طرح سارا ماحول طلسماتی اور فرضی ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ''پرستان کی شہزادی''

http://www.office.com.pk

ایک داستان ہے۔

-3 اشرف صبوحی کے سوانحی حالات، طرزِ تحریر اور ان کی کہانیوں اور خاکوں پر مشتمل کتب سے متعارف کرایا جائے۔

جواب: دیکھیے حالاتِ زندگی

اہم معروضی سوالات

-3 متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) سیّدانی بی نے اپنے لیے پیشہ چُنا:

(i) مغلانی کا　(ii) باورچن کا

(iii) اُستانی کا　(iv) نرس کا

(ب) جو جن سیّدانی بی کو پرستان لے کر گیا اس کا نام تھا:

(i) بکر مچھ　(ii) بکر شیر

(iii) بکر گدھا　(iv) بکر جکڑ

(ج) سیّدانی بی کو جن پرستان لے گیا:

(i) اتوار کے روز　(ii) بدھ کے روز

(iii) جمعرات کے روز　(iv) جمعے کے روز

(د) نواب صاحب کا محل سیّدانی بی کے گھر سے تھا:

(i) دو آنے ڈولی پر　(ii) تین آنے ڈولی پر

(iii) چار آنے ڈولی پر　(iv) پانچ آنے ڈولی پر

(ہ) سیدانی بی! گھبراؤ نہیں ہم اور ہمارا بادشاہ بہت مانتے ہیں:

(i) عورتوں کو　(ii) سیّدوں کو

(iii) بوڑھوں کو　(iv) انسانوں کو

http://www.office.com.pk

(و) پرستان میں موجود درختوں کی شاخیں تھیں:

(i) سونے کی (ii) چاندی کی
(iii) پیتل کی (iv) لکڑی کی

(ز) پرستان کی شہزادی کی عمر تھی:

(i) دس بارہ برس (ii) بارہ چودہ برس
(iii) چودہ پندرہ برس (iv) انیس بیس برس

(ح) اچنبھے کی بات تھی کہ جب ایک پھل توڑتی:

(i) وہ نیچے گر جاتا (ii) غائب ہو جاتا
(iii) دوسرا اس کی جگہ نکل آتا (iv) دوسرا خود بخود ٹوٹ جاتا

(ط) پیاس محسوس ہوئی تو پانی کا خیال آتے ہی گلاس خود بخود آ کر منھ سے لگ گیا:

(i) یاقوت کا (ii) بلور کا
(iii) زمرد کا (iv) پکھراج کا

(ی) بادشاہ بیگم کا اصل نام تھا:

(i) سنہری پری (ii) سبز پری
(iii) سفید پری (iv) زمرد پری

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(i)	(ب)	(iii)	(ج)	(iv)	(د)	(i)
(ہ)	(ii)	(و)	(i)	(ز)	(iii)	(ح)	(iii)
(ط)	(i)	(ی)	(iv)				

http://www.office.com.pk